بدھ 19 جولائی 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 161 بدھ-20 صفر-1416ھ' 19 وفا 1374ہش' 19 جولائی 1995ء-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

غریبوں کو ہرگز بے دل نہ ہونا چاہئے۔ ان کا قدم آگے ہی ہے' لیکن وہ کوشش کریں کہ تھوڑی بہت جو کسر ہے وہ نکال دیویں کیونکہ بعض وقت ان لوگوں سے غریبی میں بھی بڑے بڑے گناہ صادر ہو جاتے ہیں۔ صبر نہیں کرتے خدا تعالیٰ کو گالیاں دینے لگ جاتے ہیں۔ معاش کی قلت ہو تو چوری' ڈاکہ اور دوسرے جرائم شروع کر دیتے ہیں۔ ایسی حالتوں میں صبر کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ کی نافرمانی کی طرف ہرگز مائل نہ ہونا چاہئے۔ غربت اور کم رزقی دراصل انسان کو انسان بنانے کے لئے بڑی کیمیا ہے' بشرطیکہ اس کے ساتھ اور قصور نہ ہوں۔ جیسے مالداروں میں تکبر اور نخوت وغیرہ پیدا ہو کر ان کے اعمال کو تباہ کر دیتے ہیں ویسے ہی ان میں بے صبری موجبِ ہلاکت ہوتی ہے۔ اگر غریب لوگ صبر سے کام لیں تو ان کو وہ حاصل ہو جو اَور لوگوں کو مجاہدہ سے حاصل نہیں ہو سکتا۔ (ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۹۰)

جسمانی اور ذہنی قوتوں کے ساتھ اخلاقی و روحانی قوتوں کی نشوونما ہونی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ نے انسانی فطرت میں جو قوتیں اور استعدادیں رکھی ہیں ان کا ایسا استعمال ہو کہ جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جائے یا اللہ تعالیٰ ہم سے خوش ہو جائے اور یہی ہماری اخلاقی قوت ہے۔ پھر روحانی قوت ہے۔ جس سے ہم اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کرتے ہیں اور جس کے نتیجے میں ہم اس ورلی زندگی کے محدود ہونے کے باوجود ابدی نعمتوں کے وارث بن جاتے ہیں۔ میں اس تفصیل میں اس وقت نہیں جانا چاہتا۔ کیونکہ یہ ایک لمبا مضمون بن جاتا ہے۔

بہرحال اللہ تعالیٰ نے ہمیں چار قسم کی قوتیں اور استعدادیں اور صلاحیتیں عطا فرمائی ہیں۔ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم ساری قوتوں اور صلاحیتوں کو نشوونما کے کمال تک نہیں پہنچاؤ گے تو تم خسران میں ہو گے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ (-) کیا ہم تمہیں بتائیں کہ دنیا میں سب سے زیادہ گھاٹا پانے والا' سب سے زیادہ گمراہ اور ہلاکت میں پڑنے والا کون ہے؟ فرماتا ہے۔ ہلاکت میں پڑنے والا اور راہ گم کرنے والا وہ شخص ہے جس نے اگرچہ اپنی جسمانی اور ذہنی طاقتوں کی نشوونما کو انتہاء تک پہنچا دیا مگر (-) اس نے اپنی اخلاقی اور روحانی طاقتوں کی طرف اور ان کی نشوونما کی طرف توجہ نہ دی۔

غرض اس آیت میں ہمیں بڑی وضاحت سے بتایا گیا ہے کہ اگر ہم چاروں قسم کی قوتوں میں سے ہر قسم کی تمام قوتوں کی نشوونما نہیں کریں گے تو ہم گھاٹے میں رہیں گے۔ مثلاً انسان کو چار قسم کی قوتیں دی گئی تھیں مگر اس آیت کی رو سے انسان نے دو قوتوں پر زور دیا اور باقی دو یعنی اخلاقی اور روحانی قوتوں کو نظرانداز کر دیا مگر آج تو ہمیں یہ سوچ کر شرم آتی ہے کہ جہاں تک ان دو کا تعلق تھا یعنی جسمانی اور ذہنی قوتوں کی نشوونما کا اس میں بھی (-) دنیا (اہل ایمان) کہلانے والوں سے آگے نکل گئی ہے۔ ان کی جسمانی اور ان کی ذہنی قوتوں کی نشوونما ایک (صاحب ایمان) سے بہتر تھی۔ تبھی تو وہ اس دنیا میں ترقی کر گئے۔ لیکن خدا تعالیٰ نے (-) کو دھتکار اور فرمایا۔ پرے ہٹ جاؤ میرے سامنے سے۔ کیونکہ (-) ان کی کوشش اور ان کی جدوجہد اور ان کی محنت اپنی قوتوں

باقی صفحہ 2 پر

جب انسان نیک بنتا ہے تو اس کے دائیں بائیں آگے پیچھے خدا کی رحمت کے فرشتے ہوتے ہیں

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

انگلینڈ میں شادی کی دو تقریبات

محترم بریگیڈیر۔ (ریٹائرڈ) محمد وقیع الزمان صاحب لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے 12۔ جولائی 1995ء شام ساڑھے سات بجے حضرت امام جماعت احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے محمود ہال بیت الفضل لندن میں منعقدہ ایک تقریب میں دو نکاحوں کا اعلان فرمایا۔ پہلا نکاح خاکسار کی نواسی عزیزہ منورہ دردانہ (دختر عزیزم مکرم ڈاکٹر حمید احمد خاں) کا عزیزم ڈاکٹر عبدالصبور خان غوری (ابن مکرم محترم محمد ناظم خاں غوری) کے ساتھ ہوا۔ دوسرا نکاح خاکسار کے نواسے عزیزم ڈاکٹر فرید احمد خاں (ابن ڈاکٹر حمید احمد خاں) کا عزیزہ بنت المہدی (دختر محترم سید ماجد احمد شاہ) کے ساتھ ہوا۔

عزیزم فرید احمد اور عزیزہ منورہ دردانہ حضرت خان عبدالمجید خاں آف ویرووال (وفات یافتہ) کے پوتے اور عزیزہ بنت المہدی ان کی نواسی ہیں عزیزم عبدالصبور خان غوری محترم سردار بشارت احمد صاحب (ابن حضرت سردار عبدالرحمٰن صاحب سابق مہر سنگھ۔ رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ۔ وفات یافتہ) کے نواسے اور سلسلہ کے ایک انتہائی فدائی خادم محترم محمد اکرم خاں غوری (وفات یافتہ) کے بھتیجے ہیں۔

ان ہی شادیوں کے سلسلہ میں دوسری تقریب 15۔ جولائی 1995ء بمقام ہارٹلے پول (انگلینڈ) منعقد ہوئی۔ جس میں عزیزم فرید احمد کی دعوت ولیمہ ہوئی اور ساتھ ہی عزیزہ منورہ دردانہ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔ باوجود انتہائی عدیم الفرصتی کے حضرت امام جماعت احمدیہ نے ازراہ شفقت لندن سے تشریف لا کر اس تقریب کو رونق اور عزت بخشی۔ کم و بیش 250 مہمانوں نے جن میں ایک بڑی تعداد انگریز احمدی احباب اور خواتین کی تھی دعوت ولیمہ اور رخصتی کی تقریب میں شمولیت کی۔

عزیزم فرید احمد اور عزیزہ منورہ دردانہ میری لخت جگر ساجدہ مبشرہ (وفات یافتہ) کی اولاد ہیں۔ احباب سے دعائے خاص کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دونوں رشتوں کو جانبین کے لئے اور متعلقہ خاندانوں کے لئے اور جماعت احمدیہ کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ ان بچوں اور ان کی اولاد کو خادم دین بنائے اور ہمیشہ اپنی رحمت اور حفاظت میں رکھے۔ آمین۔

درخواست دعا

○ مکرم حمید احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ دونوں گردوں میں تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

○ رانا محمد قاسم صاحب دارالعلوم لکھتے ہیں۔

مکرم رانا محمد اعظم صاحب انسپکٹر مال آمد (دارالعلوم غربی ربوہ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۰۔ جولائی کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام رانا فرہاد اعظم تجویز ہوا ہے۔ نومولود مکرم رانا بنیامین صاحب ربوہ کا پوتا اور رانا مقبول احمد صاحب گوٹھ خلیل آباد فارم سندھ کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بچے کو نیک صالح اور خادم دین بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

19- وفا 1374 ھش   19 - جولائی 1995ء

اخلاق اور محبت

حالات اچھے ہوں یا بُرے ہوں- عُسر ہو یا یُسر ہو- کسی سے دوستی ہو یا دشمنی ہو- کوئی حالت بھی ایسی نہیں جس میں اچھے اخلاق کو قدر کی نگاہوں سے نہ دیکھا جائے- بلکہ کہا جا سکتا ہے کہ جب حالات اچھے نہ ہوں- جب انسان پر تنگی کا زمانہ آئے- جب انسان کو کسی سے دشمنی ہو جائے- تو اچھے اخلاق کی قدر اور بھی بڑھ جاتی ہے- اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی- لوگ سوچتے ہیں کہ حالات کیا ہیں اور پھر بھی اس شخص نے اچھے اخلاق کا دامن نہیں چھوڑا- پس اخلاق ایک ایسی چیز ہے جو ہر حال میں لازمی ہے اور ایک مذہبی جماعت کے لئے تو ہر لمحہ اسے پیش نظر رکھنے کی ضرورت ہے-

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں :-

"ہماری جماعت کو بھی چاہئے کہ وہ اخلاق میں ایک نمونہ ہوں- معاملات کی آپ میں ایسی صفائی ہو کہ اگر ایک پیسہ بھی گھر میں نہ ہو تو امانت میں ہاتھ نہ ڈالیں- اور بات اتنی میٹھی اور ایسی محبت سے کریں کہ جو دوسرے کے دل پر اثر کرے- میں نے تو آج تک محبت سے زیادہ اثر کرنے والی کوئی بات نہیں دیکھی- اس لئے ہماری جماعت کا بھی محبت آمیز شعار ہو جانا چاہئے- کہ جب کوئی بات کرے تو ہر آدمی محسوس کرے کہ اس کے اندر اخلاص ہے اور اس کا دل محبت سے بھرا ہوا ہے- کبھی طعنہ سے کام نہ لو- میرے نزدیک سچے مذہب کے پیروؤں کا دلیل کے ساتھ دوسرے پر غالب آجانے پر ہنسنا سخت کمینگی ہے- کیونکہ دلیل تو خدا کی دی ہوئی چیز ہے- کہ جیسے ایک جوان آدمی بچے پر ہنسے- دوسروں کی کمزوری تو بچوں کی طرح ہے- جو آباؤ اجداد سے چلی آتی ہے- اس لحاظ سے ان میں ایک طبعی کمزوری ہے اور دوسرے کی دی ہوئی طاقت کے باعث دوسرے کو کمزور سمجھنا شرافت کے خلاف ہے- پس گفتگو میں تحمل اور شیرینی پیدا کرو- قربانی اور ایثار کا، ہو- ہمدردی اور محبت ہو- طعن اور طنز و تشنیع نہ ہو- پھر اس کے ساتھ دعوت الی اللہ کا جوش [illegible] وہ جوش جو لڑائی کو دیکھ کر اور مباحثات میں پیدا ہوتا ہے وہ سچا جوش نہیں ہوتا- اگر یہی [illegible]ن ہے تو وہ غنڈوں میں بھی موجود ہے- اب کیا تمام غیرت دینی ان غنڈوں میں ہی آگئی ہے- صرف ایک خاص وقت میں ان کے جوش کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان کی طبائع کمزور ہوتی ہیں- اس وقت ان کا بگڑنا اور لڑنا غیرت دینی پر دلالت نہیں کرتا بلکہ ان کے بدمعاش ہونے پر دلالت کرتا ہے- سچا جوش وہ ہے جو ٹھنڈے وقت میں بھی ہو-"

حضرت صاحب کے اس ارشاد میں دو باتیں ہمارے سامنے رہنی چاہئیں- ایک تو یہ کہ ہمارے اخلاق بلند ہوں- دوسری بات جو اس ارشاد میں خاص طور پر قابل توجہ ہے وہ ہے دعوت الی اللہ کا طریق- اگر ہم اپنی بات کو سچی سمجھتے ہیں تو یہ خدا تعالیٰ کی دین ہے- اس میں ہماری کوئی برتری نہیں- ہم اس سے اپنے آپ کو بہتر ثابت کرنے کی کوشش کریں تو یہ ہماری نالائقی ہوگی- اللہ تعالیٰ کا شکریہ تو ادا کریں اور دوسرے کے لئے دعا بھی کریں- لیکن وہ شخص جو ہماری بات کو سمجھ نہیں سکتا اس پر ہنسی اور تمسخر کی بجائے اسے پیار اور محبت سے قریب لانے کی کوشش کی جائے-

جیسے بنتی ہے بات بنتے دو
وقت کا بھی یہی تقاضا ہے
خون کب تک بہیگا گلیوں میں
خوں زر و سیم سے بھی مہنگا ہے

ابوالاقبال

O

مجھے سکون سے اتنا تو آشنا نہ کرو
وفا کا کیا ہے نہ چاہو تو تم وفا نہ کرو

بہت سی بیت گئی ہے ذرا سی باقی ہے
میں کیا ہوں، میری طبیعت کا اب گلہ نہ کرو

زمیں پہ گرنے لگے ہیں طیور تھک کر
اُڑان خوب ہے لیکن بہت اُڑا نہ کرو

جو مانگنا ہے وہ مانگو تو تم کو مل جائے
جو مل چکا ہے اسی کے لئے دعا نہ کرو

گلی کے موڑ پہ گھر ہے کسی ستمگر کا
لبوں کو سی کے چلو اور یہاں صدا نہ کرو

وہ اپنے ظلم کی ساری حدیں پھلانگ گئے
ہمیں یہ حکم دیا ہے "خدا! خدا نہ کرو"

گئے ہو گھر سے جو باہر تو لوٹ بھی آؤ
شبِ سیاہ میں سڑکوں پہ یوں پھرا نہ کرو

مَیں اپنے آپ سے کہتا ہوں اپنے دل کی بات
تمہیں اُنا نظر آئے تو تم سنا نہ کرو

مَیں مطمئن ہوں کہ تم مجھکو خوب جانتے ہو
مری نگاہ سے تم بھی کبھی چھپا نہ کرو

ہمارا عشق بضد ہے کہ ان کو دیکھیں گے
نسیم ان کا تقاضا ہے یوں بنا نہ کرو

نسیم سیفی

بقیہ صفحہ 1

اور صلاحیتوں کی نشوونما کے لحاظ سے ادھوری تھی- انہوں نے دو قسم کی نشوونما کی اور دوسری دو کو چھوڑ دیا- دنیا کے متعلق ان کی کوششیں تھیں مگر اخلاقی اور روحانی قوتوں کا فقدان تھا- حالانکہ دنیا میں جب تک اخلاقی حسن نظر نہ آئے اس وقت تک انسانیت میں حسن نظر نہیں آ سکتا- جسمانی اور ذہنی قوتوں کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور روحانی استعدادوں کی بھی نشوونما ہونی چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے-

(از خطبہ ۴- فروری ۱۹۷۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب

شکرِ الٰہی

میرے علم میں دو چیزیں ایسی ہیں۔ جن کو بچہ بچہ جانتا ہے۔ مگر ان کو سمجھنے یا ان سے فائدہ اٹھانے کا طریق عموماً لوگوں کو معلوم نہیں ہوتا۔ ایک یہ کہ شکر کیونکر کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ موت کو کس طرح یاد کیا جائے۔ موت کے متعلق پھر کسی وقت عرض کروں گا۔ اس وقت شکر کے متعلق مختصراً بیان کرتا ہوں۔

شکر کے معنے۔ شکر کے معنی ہیں نیکی کے بدلہ کسی کی تعریف کرنا۔ یا مختصراً عرفان احسان اور حمد و ثنائے جمیل۔ یہ انسان کے اعلیٰ اخلاق میں سے ایک خلق ہے۔ لیکن ایک غلطی میں ابھی دور کئے دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ اکثر لوگ شکر کو صبر سے اعلیٰ جانتے ہیں۔ اور بعض صبر کو شکر سے اعلیٰ کہتے ہیں۔ اور بحثیں کرتے ہیں۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ صبر کا درجہ شکر سے اعلیٰ ہے۔ یہاں دلائل بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔ صرف ایک غلطی کا دور کرنا مقصود تھا۔ ہاں خاص حالات میں اور خاص لوگوں کے لئے شکر بھی صبر سے بڑھ سکتا ہے۔

منعم اور نعمت واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ ہی محسن اور منعم حقیقی ہے۔ اس کے سوا عالم میں جو بھی چیز ہے وہ نعمت ہے یا نعمت بن سکتی ہے۔ غرض سوائے منعم حقیقی کے ہر چیز ہر مخلوق ہر مجازی منعم دراصل کسی نہ کسی رنگ میں نعمت ہی ہے۔ یہ نہیں۔ کہ صرف روٹی کپڑا میوے ہی نعمت ہیں۔ ماں بھی نعمت ہے۔ اور باپ بھی نعمت ہے اور استاد بھی۔ نبی بھی نعمت ہے۔ علم بھی نعمت ہے اور بیماری بھی۔ بلکہ شیطان اور جہنم بھی نعمت ہیں۔ ہم بعض چیزوں کو جو نعمت ہیں اپنی غلطی کی وجہ سے زحمت بنا لیتے ہیں۔ ورنہ مسئلہ یہی ہے کہ ہمارا ایک منعم ہے۔ اور باقی ہر چیز نعمت ہے' نعمت کو منعم جاننا شرک ہے۔ اور منعم حقیقی کو منعم جاننا شکر' شکر کرنے کے لئے یہ کہنا کافی نہیں کہ "خدا کا بڑا شکر ہے" مگر عملاً خدا کی شکایت کرتے رہنا۔ پس زبان اور دل دونوں سے شکر کرنا چاہئے۔ یعنی احسان ماننا دل سے اور تفصیلی ذکر زبان سے یہ دونوں لازمی ہیں۔ اس لئے انعامات اور احسانات کا گنتے رہنا شکر کی تکمیل کے لئے ضروری ہے۔ علاوہ احسان شماری کے ہر چیز کو دیکھ کر انسان یہ سمجھے کہ یہ نعمت ہے۔ پھر اس نعمت کے فائدے اپنے لئے اور اپنے متعلقین کے لئے اور بنی نوع انسان کے لئے سوچے۔ جب یہ عادت ہو جاتی ہے۔ تو شاکر اکثر خدا کی نئی نئی نعمتیں اپنے اوپر پاتا ہے۔ اور ان کو گنتے گنتے تھک جاتا ہے۔ مگر پھر بھی نہیں گن سکتا۔ اس حالت کا نام دراصل شکر ہے۔ اور شکر کا لازمی نتیجہ ہے محسن کی محبت۔

بظاہر مضر اشیاء بھی نعمت ہیں میں نے بیان کیا تھا۔ کہ ہمارے چاروں طرف نعمتوں کے ڈھیر کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ اور ہر چیز سوائے اللہ تعالیٰ کی ذات کے ہماری حقیقی منعم و محسن نہیں ہے لیکن جب بعض چیزیں بظاہر ایذا اور تکلیف بھی پہنچاتی ہیں۔ ان کو ہم کس طرح نعمت کہہ سکتے ہیں؟ یہ سوال بعض لوگوں کو اٹھتا ہے سو واضح ہو کہ ایسی موذی اور مضر چیزوں سے بچانا بھی خدا کا فضل ہے۔ اور ایسی موذی چیزیں خود کسی نہ کسی کے لئے نعمت ہوا کرتی ہیں۔ مثلاً سانپ کا زہر آجکل بعض بیماریوں کے لئے شفا ثابت ہوا ہے۔

شکر کے طریقے۔ شکر کے لئے ضروری ہے کہ آپ جس چیز کو دیکھیں۔ اس کی حکمت اور فوائد کو معلوم کریں۔ کیونکہ جب تک کسی چیز کا فائدہ معلوم نہ ہو۔ اس کا نعمت ہونا محسوس نہیں ہو سکتا۔ وہ چیزیں جو آپ کی اپنی ذات کے لئے نعمت ہوں۔ ان کی طرف ایسی توجہ خاص طور پر کرنی چاہئے۔ تاکہ آپ کا نفس قدر شناسی کی وجہ سے خدا کے شکر کی طرف راغب ہو۔

اسی طرح جب آپ بار بار نعمتوں کو گنیں گے۔ اور ہر روز نئی نئی نعمتوں اور نئے نئے احسانوں کا خیال رکھیں گے۔ تو گو ابتدا میں تھوڑی نعمتیں ذہن میں آئیں گی اور صرف انگلیوں پر ان کو شمار کر سکیں گے لیکن اس پر عمل کرتے کرتے آخر آپ اس قدر ماہر اور رواں ہو جائیں گے۔ کہ اپنے تجربہ سے ہی آپ کو یہ یقین حاصل ہو جائے گا کہ ہم ان نعمتوں کو نہیں گن سکتے اور اگر گننا شروع کریں۔ تو تھک جائیں گے مگر ان کا احاطہ نہیں کر سکیں گے۔ اس وقت خدا کے احسان اور اپنی احسان فراموشی دل پر نقش ہو کر بے اختیار یہ آیت آپ کے مونہہ سے نکلے گی (۔) پس بار بار نعمتوں کو گنو اور ہر روز نئی نئی نعمتوں کا خیال رکھو۔ اور ہر چیز کو کسی نہ کسی قسم کی نعمت سمجھو۔ ان کے فوائد پر غور کرتے رہا کرو۔ اور صرف ایک اور ایک ذات وحدہ لاشریک کو اپنا محسن و منعم سمجھو تب شکر کا لطف اٹھا سکو گے۔

یاد رکھو بہت سی نعمتیں مستقل ہیں اور بہت سی نئی نئی ہر روز اور ہر گھڑی نازل ہوتی ہیں۔ ان کا خاص خیال رکھنا ازبس ضروری ہے۔ ورنہ شکر کا موقعہ بے لذت ہو جائے گا۔

شکر کے طریقے خدا کی نعمتوں کا دوسروں کے سامنے ذکر کرتے رہنا بھی ان کا شکر ہے۔ اور ان نعمتوں کا جائز استعمال بھی ان کا شکر ہے اور ان میں دوسرے لوگوں کو شریک کرنا بھی ان کا شکر ہے اور ان کی وجہ سے اپنی عبادات میں ترقی کرنا بھی ان کا شکر ہے۔

(۔) کوثر کے معنی بکثرت اور لاانتہا نعمتوں کے بھی ہیں۔ اور ہر متنفس نعمتوں کی کثرت سے لدا ہوا ہے۔ اور الٰہی انعامات سے دبا ہوا ہے۔ جس کے پاس کم سے کم نعمتیں ہیں۔ اس پر بھی اس قدر فضلوں کی بھرمار ہے۔ کہ عدد شمار نہیں۔ اور منعم بھی بخیل اور کنجوس نہیں۔ وہ ہم سے کوئی بڑی قیمت بھی نہیں مانگتا۔ صرف شکر اور قدر دانی کا طالب ہے۔ وہ بھی ہمارے ہی فائدہ کے لئے۔ کیونکہ شکر نعمتوں کو بڑھاتا اور ان میں ترقی کرتا ہے۔ دینے والے کی طرف سے کمی نہیں۔ جو کچھ کسر ہے وہ لینے والوں کی طرف سے ہے۔ اور اگر کوئی شخص کسی نعمت سے محروم رکھا گیا ہے۔ تو اس لئے نہیں۔ کہ منعم کے خزانے خالی ہیں۔ بلکہ اس لئے کہ وہ نعمت اس شخص کے لئے مضر اور نقصان دہ ہے اور اس کا نہ ملنا ہی اس کے لئے احسان اور نعمت ہے کسی چیز کو نعمت سمجھ کر شکر کرنے میں بعض دفعہ یہ دقت ہوتی ہے۔ کہ اس کا نعمت ہونا سمجھ میں نہیں آتا۔ اس لئے ایک اور طریقہ بھی اس کے لئے اختیار کرنا پڑتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر فلاں چیز مجھ سے چھین لی جائے تو کیا نتیجہ ہو؟ اس وقت پھر معلوم ہوتا ہے کہ اس چیز کا فائدہ کیا ہے اکثر نعمتوں کے فائدے ہمیں نہیں معلوم ہوتے۔ پھر جب وہ چھن جاتی ہیں تب پتہ لگتا ہے ہم پر کیا کیا احسان خدا کی طرف سے ہو رہے تھے۔ لڑائی سے پہلے لوگ دو آنہ سیر دودھ اور اڑھائی روپیہ من گندم پر غراتے تھے۔ اور اس نرخ کو ایک مصیبت سمجھتے تھے اب جبکہ آٹھ آنہ سیر دودھ اور دس روپیہ من گندم ہو گئی تو پھر وہ آرام یاد کر کر کے روتے ہیں۔ ہمارے ہاں ایک بجلی کا پنکھا چھت میں لگا ہوا ہے۔ سات سال وہ چلتا رہا۔ اور ہمیں شکر کی توفیق نہ ملی۔ ایک دن سخت گرمی کے دنوں میں وہ بند ہو گیا۔ بس پھر کیا تھا یوں معلوم ہوتا تھا کہ سات سال کی جنت کے بعد ہم آج جہنم کی چاشنی چکھ رہے ہیں۔ یہی حال اور نعمتوں کا ہے۔

نعمائے الٰہی شکر کے لئے انسان سب سے پہلے ان فضلوں کو دیکھے جو اس کی روح کے متعلق ہیں جن میں ایمان اخلاق اور خوشی وغیرہ جذبات داخل ہیں پھر جسم کا نمبر ہے جس میں اس کے حواس دماغی قویٰ۔ صحت۔ رجولیت اور تمام اعضاء کی درستی داخل ہیں ان کے بعد وہ چیزیں جو مدار زندگی ہیں مثلاً سورج ہوا پانی خوراکیں وغیرہ۔ پھر وہ جو جسم کی زینت ہیں۔ اس کے بعد حسب و نسب مال۔ تعلیم۔ زمانہ۔ استاد۔ دوست۔ اولاد۔ خدمت گار۔ مکان ساز و سامان اس زمانہ کا امن۔ اور نئی ایجادیں مثلاً ریل موٹر کار۔ ریڈیو۔ پریس وغیرہ وغیرہ۔ پھر طرح طرح کے علاج اور دوائیں۔ ملازمتیں۔ یہاں تک کہ آج کل ہم ایک پیسے کی برف سے وہ راحت حاصل کر لیتے ہیں۔ جن سے شہنشاہ اکبر باوجود اتنی بڑی سلطنت کے محروم تھا۔ علم کی وہ افراط کہ (اللہ سب سے بڑا ہے)۔ اور ہنر کی وہ فراوانی کہ (اللہ پاک ہے) پھر ہر چیز کس قدر سستی کہ (جنت قریب ہو جائے گی) کا نظارہ سامنے آ جاتا ہے۔ مذہب کے متعلق وہ آسانیاں کہ ہم نے (امام) کا زمانہ پایا اور اس کے (جانشین) کو دیکھا۔ زندہ خدا کا زندہ کلام سنا۔ اس کے نشانات ملاحظہ کئے اور ہدایت کے چمکتے ہوئے سورج کو گویا اپنی گود میں لے لیا۔ آجکل تو انسان دنیا کا کونہ کونہ اگر چاہے تو دیکھ سکتا ہے۔ میں تو سر درد کی ایک ٹکیہ۔ دمہ کی ایک پڑیا اور انڈی پنڈنٹ قلم کی ایک نب تک کا شکریہ بھی ادا نہیں کر سکتا۔ بڑی بڑی نعمتوں کو کہاں بیان کر سکتا ہوں۔

میرے لئے قادیان ایک نعمت ہے۔ یہاں (عبادتیں)۔ درس۔ خطبے۔ رمضان۔ جلسہ۔ کانفرنس۔ عیدیں نکاح اور جنازے ہر چیز ایک گراں بہا نعمت ہے۔ بیت مبارک ایک نعمت ہے۔ اخبار الفضل ایک نعمت ہے بہشتی مقبرہ ایک نعمت ہے (رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) ایک نعمت ہیں۔ احمدیہ جماعت ایک نعمت ہے۔ غرض کہاں تک بیان کروں۔

زفرق تابقدم ہر کجا کہ مے نگرم
کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجا است

روزانہ اخبارات۔ کتابیں۔ رسالے۔ دل بہلانے کو طرح طرح کے میوے۔ طرح طرح کی ترکاریاں طرح طرح کی مٹھائیاں۔ طرح طرح کی خوشبوئیں طرح طرح کے لباس ان کا ذکر تک جانے دو۔ ایک تین پیسے کا کارڈ اور ایک پندرہ روپے کی گھڑی بلکہ اس کا الارم بھی میرے لئے نئی نعمت ہے۔ قادیان میں منارہ اس کا گھنٹہ اور اس کی روشنی سب شکر کے قابل ہیں۔ بچوں کے لئے یسرنا....... اور بڑوں کے خزینۃ العرفان اور.......... کبیر جیسی نعمتیں بخشیں۔ میں باہر نکلتا ہوں تو چھتری لگا کر شکر کرتا ہوں۔ گھر میں ہوتا ہوں تو بجلی کی روشنی پمپ کے پانی اور برقی پنکھے سے نعمتوں کا لطف اٹھاتا ہوں۔ گلیوں میں سے گزرتا ہوں تو ایک ادھر سے سلامتی کی دعا کرتا ہے اور ایک ادھر سے۔ بیٹھتا ہوں تو ایسے لوگوں کے درمیان جن کی بابت فرمایا گیا کہ (۔) جن سے خدا کلام کرتا ہے۔ اور وہ خدا سے کلام کرتے ہیں دین وہ ملا جس میں کوئی نقص نہیں۔ کوئی رخنہ نہیں۔ سراسر اپنا فائدہ ہی فائدہ اور آرام ہے۔ عزیز رشتہ دار ایسے ملے کہ یا جنت میں ہیں یا جنت میں جائیں گے۔ ہمسائے وہ ملے جو

باقی صفحہ 4 پر

ہماری تاریخ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

FRID .Y APRIL 5

The TRUTH

AN AHMADIYYA PUBLICATION

LAGOS, FRIDAY, APRIL 1963

Pakistan Stands For Peace

BY A SPECIAL CORRESPONDENT

[illegible] and Pakistan to [illegible] for a peaceful settlement of the Kashmir question said Mr. S. K. Dehlavi, Pakistan's Foreign Secretary, at a recent press conference in Paris

یہ ۱۹۶۳ء کی بات ہے۔ مسٹر ایس۔ کے۔ دہلوی۔ جو پاکستان کے فارن سیکرٹری تھے۔ کشمیر کے معاملہ میں یورپی ممالک کی اخلاقی امداد حاصل کرنے کے لئے یورپ گئے تو پیرس میں انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ایسے ممالک جو پاکستان اور ہندوستان کے دوست ہیں انہیں چاہئے کہ وہ کشمیر کا مسئلہ حل کرنے میں امداد دیں۔ پیرس میں انہوں نے فرانس کے وزیر خارجہ سے بھی بات کی اور ان سے بھی یہی کہا کہ کشمیر کے لئے مدد کی ضرورت ہے۔ مزید انہوں نے کہا کہ یہ بات ظاہر و باہر ہے کہ چین ہندوستان کو فتح کرنے کی کوشش نہیں کر رہا۔ انہوں نے اس بات کی شکایت کی کہ بہت سے مغربی ممالک ہندوستان کو دھڑا دھڑ فوجی اسلحہ دے رہے ہیں اور اس سے کشمیر کا مسئلہ زیادہ گھمبیر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ یہ خبر نائیجیریا کی احمدیہ جماعت کے اخبار دی ٹروتھ نے ۵۔ اپریل ۱۹۶۳ء کے شمارے میں شائع کی۔

TRUTH

مسٹر ایس۔ کے۔ دہلوی جو کہ پاکستان کے خارجہ سیکرٹری ہیں نے پیرس میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ جو ممالک پاکستان اور ہندوستان کے دوست ہیں ہم چاہتے ہیں کہ وہ کشمیر کے مسئلہ کے پرامن حل کے لئے اپنا اخلاقی دباؤ استعمال کریں۔

مسٹر دہلوی پچھلے دنوں مغربی ممالک کے دارلحکومتوں کے دورے پر تھے یہ دورہ انہوں نے اس لئے کیا تھا تاکہ وہ بعض ایسے مسائل کے حل کے لئے جو ان کے ملک کو درپیش ہیں مغربی ممالک سے مدد حاصل کر سکیں۔

پیرس کے قیام کے دوران انہوں نے فرانس کے وزیر خارجہ موریس کورے ڈی مرولے سے بات چیت کی۔ بعد میں انہوں نے بتایا کہ فرانس کے وزیر خارجہ نے ان کے موقف کو ہمدردی سے سنا۔

مسٹر دہلوی نے کہا کہ اگر مسئلہ کشمیر پرامن اور باعزت طور پر حل ہو سکے تو ہندوستان اور پاکستان کے درمیان اور کوئی ایسی بات نہیں جو ان کے تعلقات کو خراب کر سکے۔

چین اور پاکستان کے سرحدی فیصلے کے متعلق انہوں نے کہا کہ یہ اچھے ہمسایوں کی پالیسی کے عین مطابق تھا اور پاکستان کے ایران' برما' افغانستان اور کسی حد تک ہندوستان سے کئے جانے والے معاہدوں ہی کی طرح تھا۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ اگر دونوں طرف سے خیرسگالی کے جذبات موجود ہوں تو پرامن مذاکرات کامیاب ہو سکتے ہیں۔

چین اور ہندوستان کے سرحدی تنازعے کے متعلق مسٹر دہلوی نے بتایا کہ پاکستان اس معاملے میں بالکل غیر جانب دار رہا ہے۔ لیکن یہ قدرتی بات تھی کہ وہ اس معاملے میں اس ڈر کی وجہ سے پریشان تھا کہ کہیں یہ معاملہ بڑھ نہ جائے۔

انہوں نے کہا کہ پاکستان چین کی حرکات کو محض سرحدی واقعات سمجھتا ہے نہ کہ کوئی نظریاتی جھگڑا۔ انہوں نے کہا کہ فوجی نقطہ نگاہ سے یہ بات ظاہر ہے کہ چین ہندوستان کو فتح کرنے یا اس پر قبضہ کرنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا۔

انہوں نے کہا کہ بعض مغربی ممالک نے جس تیزی سے فوجی ساز و سامان ہندوستان کو پہنچانے کی کوشش کی ہے اس پر پاکستان کے لوگوں کو مایوسی ہوئی ہے۔ کیونکہ اس بات نے صرف جھگڑے کو بڑھانے میں مدد کی ہے۔ بجائے اس کے کہ وہ ہندوستان کو توجہ دلاتے کہ وہ پہلے ہر قسم کے پرامن ذرائع استعمال کرے۔

انہوں نے اس موضوع پر پاکستان کی پوزیشن کو اس طرح پیش کیا کہ پاکستان بین الاقوامی جھگڑوں کو حل کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے چارٹر کے اصولوں اور اس کے مقاصد کے مطابق پرامن اور گفت و شنید کے ذریعے حل کرنے کے حق میں ہے۔ ہم جھگڑوں کو بڑھانے کے خلاف ہیں۔ اور ہمیں خطرہ ہے کہ کوئی بھی غیر ذمہ دارانہ حرکت کہیں جنگ کا باعث نہ بن جائے۔

ہم اپنے لئے اور اس علاقے کے لئے آزاد ہونے والے چھوٹے ممالک کے لئے سنجیدگی سے یہ خواہش رکھتے ہیں کہ انہیں ایک امن کا لمبا عرصہ ملنا چاہئے جو کہ ان کی ترقی اور ڈویلپمنٹ کے لئے ازحد ضروری ہے۔ اور یہ اس لئے تاکہ عوام کی حالت کو بہتر بنایا جا سکے۔

اگر امداد دینے والے دوست ممالک کے نقطہ نظر سے بھی دیکھا جائے تو بھی ان نو آزاد ممالک میں امن اور استحکام ازحد ضروری ہے۔ تاکہ ایسے امداد دینے والے ممالک اپنا سرمایہ یہاں لگا سکیں۔ پاکستان ہمسایوں کے ساتھ دوستانہ اور اچھے ہمسایوں والے تعلقات رکھنے کے سلسلے میں ایک مضبوط پالیسی رکھتا ہے۔

پاکستان نے چین کو ۱۲ سال قبل تسلیم کر لیا تھا۔ اور یہ نارمل بات ہے کہ ہم چین کے ساتھ اپنے تعلقات بہتر بنانا چاہتے ہیں۔ چین کے ساتھ ہمارا سرحدی معاہدہ ہماری اس پالیسی کے عین مطابق ہے۔ اور اس سے یقیناً امن کو تقویت ملے گی۔

جب مسٹر دہلوی سے اس افواہ کے متعلق پوچھا گیا کہ پاکستان سیٹو اور سنٹو معاہدوں سے نکل جانا چاہتا ہے تو مسٹر دہلوی نے کہا کہ اگر ایسے حالات پیدا ہو جائیں جن میں ہم یہ محسوس کریں کہ یہ معاہدے اب مفید نہیں رہے اور ہمارے ملک کے مفاد میں نہیں ہیں اور یہ کہ وہ ممالک جو ان معاہدوں کے حق میں تھے وہی ان کو ختم کرنے کے لئے تیار ہیں اور جنہوں نے ان معاہدوں کو مفید بنایا تھا تو ایسی صورت میں شائد ہم بھی ان معاہدوں سے علیحدہ ہو جانے کے متعلق سوچ سکتے ہیں۔

مسٹر دہلوی نے اس بات پر شدید اندیشے کا اظہار کیا کہ مغربی ممالک ہندوستان کو فوجی اسلحہ کی بھرمار کر رہے ہیں۔

بعد میں سیکرٹری خارجہ نے نیوز کانفرنس کو بون میں بتایا کہ انہوں نے اپنے مشن کے متعلق مغربی ممالک کے دارالحکومتوں میں ایک دوستانہ اور ہمدردانہ ماحول پایا۔ جس میں انہوں نے برصغیر میں پائے جانے والے کشمیر اور دیگر مسائل پر اچھی طرح سے روشنی ڈالی۔

انہوں نے بتایا کہ وہ دوست ممالک سے اپیل کریں گے کہ وہ ہندوستان پر اپنا اثر استعمال کر کے کشمیر کے مسئلہ کو پرامن طریق پر حل کرنے کو ممکن بنائیں۔ اگر ایسا ہو سکے تو ہندوستان اور پاکستان دشمنی کو ختم کر سکتے ہیں اور اس سے علاقے کو استحکام ملے گا۔

انہوں نے اس بات کی نشان دہی کی کہ ہندوستان نے ابھی تک پاکستان کی سرحدوں پر اپنی فوجوں کا بھاری اجتماع کر رکھا ہے۔ اور اپنے فوجی اخراجات کو بے تحاشا بڑھانے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔ انہوں نے اس بات پر افسوس کا اظہار کیا کہ چین کے ساتھ سرحدی جھگڑے کے دوران بعض مغربی ممالک نے انتہائی تیزی سے ہندوستان کو فوجی ساز و سامان پہنچایا۔ پاکستان کو اس بات کا خدشہ ہے کہ یہ امداد اس کی اپنی سیکورٹی کے لئے خطرہ ثابت ہو سکتی ہے۔

مسٹر دہلوی نے کہا کہ انہوں نے ویسٹ جرمنی کے پریذیڈنٹ کو بتا دیا ہے کہ وہ ممالک جو پاکستان اور ہندوستان کو مدد دیتے ہیں انہیں یہ دیکھنا چاہئے کہ جن ممالک کی وہ مدد کر رہے ہیں وہ ذمہ دارانہ رویہ اختیار کریں۔

انہوں نے کہا کہ وہ دوست ممالک سے یہ بھی اپیل کریں گے کہ وہ ہندوستان کو مجبور کریں کہ وہ اپنے سرحدی تنازعے پرامن طریق سے حل کرے۔

بقیہ صفحہ 3

فرشتہ سیرت ہیں۔ بیویاں ملیں کہ تیس سال سے ایک نے دوسری کو تو کہہ کر خطاب نہیں کیا۔ گھر وہ بخشا کہ نہایت آرام دہ اور چھیانوے روپیہ کی مالیت سے خود بخود بڑھتے بڑھتے تیس ہزار کی مالیت کا ہو گیا محلہ وہ عطا فرمایا جو دارالامان کا مرکز ہے۔ عزت وہ دی جس کا میں مستحق نہ تھا۔ یا اللہ میں تھک گیا اور ابھی روزانہ نئی نئی نعمتوں اور نئے نئے فضلوں کا تو ذکر بھی نہیں کر سکا۔ مجھے تو بیماری اور موت تک بھی تیری نعمتوں میں سے نظر آتی ہیں۔ تو نے ہی محض اپنے فضل سے میری وصیت میری زندگی میں ادا کرا دی اور تو نے ہی باوجود امراض کے مجھے غیر معمولی عمر بخشی۔ جب دنیا کا یہ حال ہے تو آخرت میں جو خیر اور ابقیٰ ہے۔ کیا کیا فضل نہ ہوں گے (۔) اگر خدا طاقت عقل اور روانی بخشے تو دنیا کے کاغذ اور سیاہیاں ختم ہو جائیں۔ قلمیں گھس جائیں۔ مگر اے میرے خدا میرے منعم خدا تیری نعمتوں کی گنتی اور ان کا شکر پھر بھی ادا نہ ہو سکے میری تو عینک کا ایک شیشہ ہی اگر ٹوٹ جائے تو میں مصیبت میں پڑ جاتا ہوں۔ جاڑے میں اگر گرم جرابیں نہ ملیں تو قریب المرگ ہو جاتا ہوں۔ گھر کی بجلی فیل ہو جائے تو اندھوں کی طرح ٹٹولتا پھرتا ہوں۔ غرض ایک چھوٹی سے چھوٹی نعمت بھی ضائع ہو جائے تو زندگی تلخ ہو جاتی ہے۔ بڑی بڑی نعمتوں کے ضائع ہونے کا تو کیا کہنا! (۔) یا اللہ دنیا اور آخرت میں اپنی رضا اور اپنے کوثر سے ہمیں متمتع فرما۔ اور اپنی بے نہایت رحمت اور وسیع اور ابدی جنت سے ہم کو سرفراز کر۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

محمد سعید احمد

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ

آپ کا نام اقبال بیگم تھا۔ خاوند کا اسم گرامی محمد رفیق صاحب (وفات یافتہ) تھا پرانے زمانہ کے رواج کے مطابق چھوٹی عمر ہی میں شادی ہو گئی تھی۔ سسرال میں سب سے چھوٹی بہو تھیں۔ میکہ میں وسیع کنبہ داری تھی۔ چار بھائی اور تین بہنیں جو اکٹھے رہتے تھے۔ ایسے ہی حالات سسرال میں ملے۔ دونوں خاندان احمدیت کے فدائی اور جاں نثار تھے۔

شادی کے وقت تعلیم یافتہ نہ تھیں۔ ۱۹۳۸ء میں قادیان میں رہائش پذیر ہوئیں تو لجنہ اماء اللہ کی تعلیم بالغاں سکیم کے تحت بہت جلد پڑھنا لکھنا سیکھ لیا۔ اخبار، کتب وغیرہ پڑھ لیتی تھیں۔ اپنی تعلیم کی کمی کو اپنی اولاد کو ممکنہ اعلیٰ تعلیم دلا کر پورا کیا۔ وفات سے قبل اکثر و بیشتر اللہ کے اس احسان کو یاد کر کے شکر بجا لاتیں کہ تمام اولاد باوجود وسائل کی کمی کے زیور تعلیم سے آراستہ ہو گئی ہے۔

فطرتی طور پر بہت ذہین تھیں۔ بات کی تہہ کو فوراً پہنچ جاتیں۔ دینی اور دنیاوی معاملات میں دین حق کی تعلیم کے مطابق رویہ اختیار کرتیں۔ مالی امور میں اور لین دین کی بہت صاف تھیں۔ رشتہ داریوں اور حقوق العباد میں حتی الوسع اللہ تعالیٰ کی رضا کی طالب رہتیں۔ اپنی رائے کا اظہار جرات اور دیانت کے ساتھ کرتیں۔ اولاد کی طرف سے ذمہ داریوں کی ادائیگی میں باوجود مادر مہربان ہونے کے حق بات کہتیں۔ مہمان نوازی کا جذبہ بہت زیادہ تھا۔ اتنی مالی فراخی نہ تھی پھر بھی اکرام ضیف کا خلق قربانی کر کے پورا کرتیں۔

عبادت ان کی روح کی غذا تھی۔ دعائیں ان کی زندگی کا سہارا تھیں۔ ہر کس و ناکس کے لئے دعاگو رہتیں۔ خاکسار سات بہن بھائیوں میں سب سے بڑا ہے۔ میں نے بچپن ہی سے انہیں پنجگانہ عبادت کا پابند پایا۔ کثیر الاولاد ہونے کے باوجود پنجگانہ عبادت وقت پر ادا کرتیں۔ عمر بڑھنے کے ساتھ یہ عادت مزید پختہ ہوتی گئی۔ اپنی جوانی ہی میں نصف شب کی عبادت کی پابند ہو گئی تھیں۔ اولاد کی ذمہ داریوں سے فارغ ہو کر اشراق کی عبادت بھی باقاعدگی سے ادا کرتی رہیں۔ اپنی اولاد کو چھوٹی عمر سے پنجگانہ عبادت باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالنے کی کوشش کرتیں۔ اس میں سستی ہوتی تو ناراض ہو جاتیں۔

جماعتی چندہ جات بروقت ادا کرتیں۔ والد صاحب کی طرف سے آمد ملتے ہی مجھے سیکرٹری مال کے گھر چندہ کی ادائیگی کے لئے بھجواتیں۔ ہر ماہ کے آغاز پر ان کے بجٹ کا پہلا خرچ چندہ کی ادائیگی ہوتا۔ اپنی اولاد سے بھی اسی کی توقع رکھتی تھیں۔ روزنامہ الفضل اور دیگر جماعتی رسائل میں جونہی کسی مالی تحریک کا اعلان ہوتا فوراً وعدہ بھجواتیں اور مقررہ مدت میں ادائیگی کا اہتمام کرتیں۔ میں نے ساری زندگی انہیں ہر مالی تحریک میں حصہ لیتے دیکھا۔ اولاد کے برسر روزگار ہونے پر مالی فراخی نصیب ہوئی تو دل کھول کر تمام چندہ جات کی ادائیگی کرتیں۔ شادی کے تھوڑی دیر بعد ہی نظام وصیت میں شامل ہو گئیں ان کا وصیت نمبر ۳۶۴۴ تھا۔ ۶۲ سال بطور موصیہ کے زندگی گذاری۔ وفات سے بہت قبل اپنے واجبات ادا کر دئے تھے۔ اپنی آمدہ کا چندہ آخری وقت تک باقاعدگی سے ادا کرتی رہیں۔

لجنہ اماء اللہ کی ذمہ داریاں نمایاں طور پر ادا کرتی رہیں۔ حلقہ سمن آباد لاہور کی صدر رہیں۔ تمام اجلاسوں اور دیگر مساعی میں باقاعدگی سے شرکت کرتیں عہدیدارات کی ہدایات پر تہ دل سے عمل پیرا ہوتیں۔ تعلقات کا دائرہ وسیع تھا۔ حتی المقدور رشتہ داروں، احمدیوں اور ہمسائیوں کی خوشی غمی کی تقریبات میں شرکت کرتیں۔

صبر کی عادت تھی۔ قریباً ۲۵ سال کی عمر کا جواں سال بیٹا حادثہ کا شکار ہوا۔ دیگر اولاد صغرسنی میں فوت ہوئی۔ ہمیشہ خدا تعالیٰ کی رضا پر راضی رہیں اللہ تعالیٰ پر توکل تھا۔ طبیعت بھی بہادر تھی۔ مشکلات، خوف و ہراس اور ابتلاؤں میں گھبراہٹ کا اظہار بہت کم کرتیں۔ اللہ تعالیٰ کی نصرت کی طالب رہتیں۔ تقسیم ملک کا پر آشوب زمانہ قادیان میں دیکھا۔ پھر تقسیم ملک کے بعد کے حالات اور بے سروسامانی کا وقت لاہور میں دیکھا۔ ۵۳-۱۹۵۲ء اور ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کے ابتلاء بڑی ہمت کے ساتھ برداشت کئے۔ جیسے جیسے پریشانی بڑھتی ان کی دعاؤں میں سوز بڑھ جاتا ہمیشہ اس یقین پر قائم رہیں کہ اللہ تعالیٰ احمدیوں کی خود حفاظت فرمائے گا۔

امام جماعت اور خواتین مبارکہ سے خادمانہ تعلق تھا۔ قادیان کے قیام کے زمانہ میں خطبہ خود جا کر سنتیں۔ مجھے مجالس علم و عرفان میں باقاعدگی سے بھجواتیں۔ انہوں نے تین ائمہ کا زمانہ پایا۔ ہر امام کی برکات سے فیض پایا۔ ان کے ہر حکم کی پیروی میں اپنی نجات سمجھتیں۔ اسی کی اپنی اولاد کو بھی تلقین کرتیں۔ ہمارے پیارے موجودہ امام (اللہ تعالیٰ ان کا سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے) کے بیرون پاکستان تشریف لے جانے کے بعد شدت سے واپسی کا انتظار کرتی رہیں اور شب و روز دعائیں کرتیں۔ آخر صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو ۱۹۸۷ء میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے سالانہ جلسہ میں شرکت کے لئے تشریف لے گئیں۔ صحت خراب تھی مگر ہر قیمت پر زیارت امام کے لئے جانے پر بضد تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کی خواہش کو پورا فرمایا۔

قریباً ۸۳ برس عمر پائی۔ بیماری بہت دیکھی۔ بلڈ پریشر اور ذیابیطس کی لمبا عرصہ تک مریضہ رہیں۔ یہ تکالیف اتنی بڑھ جاتی تھیں کہ ڈاکٹر معائنہ کے وقت حیران رہ جاتے کہ یہ زندہ کیسے ہیں۔ باوجود ان عوارض کے آخر وقت تک فعال زندگی بسر کی اپنے فرائض احسن طور پر ادا کئے۔ وفات سے قبل ہسپتال میں قریباً ۴۸ گھنٹے بے ہوش رہیں۔ ایک بیٹے اور بیٹی کے علاوہ جو بیرون ملک تھے تمام اولاد آخری علالت میں پاس تھی۔ ۲۶۔ ستمبر ۹۴ء کو یہ مادر مہربان اپنے مولا کریم کے حضور حاضر ہو گئیں۔

والد محترم دسمبر ۱۹۸۶ء میں انتقال فرما گئے تھے۔ والدہ محترمہ نے آٹھ سال بیوگی کا زمانہ بڑے صبر اور وقار کے ساتھ گذارا۔ ہر لمحہ مولا کریم کی شکر گذار رہیں کہ اس نے اپنے فضل سے ان کی ہر خواہش کو پورا فرمایا اور اپنی شان کریمانہ کا سلوک فرمایا۔

وفات سے قبل اکثر اس بات کا اظہار کرتیں کہ وہ اب سفر آخرت کے لئے تیار ہیں۔ اب کوئی خواہش باقی نہیں رہی۔ خاکسار ۱۹۹۴ء میں چند ماہ کے لئے بیرون پاکستان گیا تھا۔ جب بھی والدہ محترمہ سے رابطہ ہوتا تو یہی دریافت فرماتیں کہ تم نے کب واپس آنا ہے۔ بعد میں معلوم ہوا کہ ان کی واپسی کا وقت آ چکا تھا مگر اپنے رب سے میری واپسی تک لئے مہلت مانگتی رہیں۔ ۱۳۔ ستمبر ۱۹۹۴ء کو خاکسار واپس لاہور پہنچا۔ میرے سفر کے حالات کی تفاصیل سنتی رہیں اور ۲۶۔ ستمبر ۱۹۹۴ء کو ہمیں ہمیشہ کے لئے داغ مفارقت دے گئیں اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں مدفون ہوئیں۔

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔ ان کی دعاؤں کی مقبولیت سے زمانہ کو دراز کرے۔ ہمیں مادر مہربان کے فیوض سے ہمیشہ بہرہ ور فرمائے۔ ان کی حسنات کا وارث بنائے۔ ہمیں ان کے لئے صدقہ جاریہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بشریٰ رفیق

وسیم احمد چوہدری

انسان شاید اس گتھی کو کبھی بھی نہ سلجھا سکے گا کہ خدا تعالیٰ نے اس کے بلانے کا کیا طریقہ مقرر کیا ہے۔ اور اسے کب بلانا ہے۔ موت کا ایک دن معین ہے لیکن اس دن تک کے آنے میں اگر منوں پتھر اپنے ساتھ باندھے اور رینگتی ہوئی کسی انسان کی طرف بڑھے اور پھر انسان کی موت جوانسالی میں ہو تو ہر آنکھ پرنم ہو ہی جاتی ہے۔ اسی طرح کی ایک موت گزشتہ ماہ جرمن میں چوہدری غلام حسین صاحب کے چھوٹے بیٹے وسیم چوہدری کی ہوئی۔

برادرم وسیم کو میں بچپن سے جانتی ہوں۔ ان کی والدہ کا انتقال وسیم کے بالکل بچپن میں ہی ہو گیا تھا پڑوسی ہونے کے ناطے ہمارے ان سے تعلقات بہت ہی اچھے اور برادرانہ رہے۔ جو چند خصوصیات ان کی بچپن سے لے کر جوانی تک میرے دیکھنے میں آئیں وہ ہر گھڑی خواہ دکھ کی ہو، یا سکھ کی مسکرانا تھی۔ خدا کے نزدیک ان کا ایمانی رتبہ کیا ہو گا یہ تو خدا ہی جانتا ہے۔ لیکن بچپن سے کاپی پر "عبادت" کی حاضری لگا کر "عبادت" ادا کرنا۔ شوق سے بوقت ضرورت راتوں کو محلہ کا پہرہ دینا۔ اور وقار عمل پر ذوق و شوق سے جانا۔ یہ ان کے محبوب مشاغل تھے۔

بے تحاشہ غربت بھی دیکھی شاید فاقے بھی دیکھے ہوں گے مگر اس میں بھی مسکراتے ہی دیکھا۔ والدہ کا انتقال چونکہ بچپن میں ہو گیا تھا اس لئے ماں کا پیار میری والدہ نے ان کو دیا اور یہ ان سب بھائیوں کی سعادت مندی ہے کہ آج بھی نبھا رہے ہیں ہر مرحلے پر اچھے برے وقت میں سب بھائی کام بھی آئے اور میری والدہ صاحبہ سے رہنمائی بھی حاصل کرتے رہے۔

رب العزت نے کس کا دانہ دنکا کہاں رکھا ہے پہلے سے معلوم ہو جائے تو انسانی کوشش دم توڑ دیتی ہے۔ جرمنی گئے اور وہیں کے ہو گئے۔ ورثے میں ملی ہوئی بیماری نے وہاں بھی نہ چھوڑا اور وہ آہستہ آہستہ ہچکولے کھاتی ہوئی زندگی عین جوانی کے عالم میں ہار گئے۔ اور جرمنی میں ہی ان کی تدفین عمل میں آئی۔

محترم غلام حسین صاحب اوورسیئر جو اپنے زمانے میں قاضی بھی رہے۔ کے یہ دوسرے بیٹے ہیں جو ذیابیطس کا شکار ہوئے۔ خود غلام حسین صاحب بھی اسی مرض میں مبتلا تھے۔ وسیم صاحب سے قبل ان کے بڑے بھائی مجید احمد صاحب بھی اسی مرض سے زندگی کی جنگ ہار چکے ہیں۔

یہ خدا کا محض فضل و احسان ہوتا ہے کہ وہ اپنے پیاروں کو خدمت دین کے لئے چن لیتا ہے اس کے کئی رنگ ہیں ان بھائیوں نے ربوہ میں بجلی کا کام کر کے ربوہ کو منور کیا۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ ربوہ میں بجلی کا ابتدائی کام کرنے والوں میں یہ فیملی تھی تو شاید غلط نہ ہو گا۔

موت و حیات کی یہ جنگ عزیزم وسیم احمد نے اکیلے ہی لڑی۔ کچھ عرصہ قبل ان کی زوجہ نہ معلوم کن حالات کے پیش نظر زندگی اور موت

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

سربرینیکا کے بعد زیپا

بوسنیا میں سرب جارحیت پسندوں کے ظلم کو سربرینیکا کی فتح اور مسلمانوں پر وہاں روا رکھے جانے والے مظالم سے ابھی تسکین نہیں ملی کہ اب انہوں نے مسلمانوں کے ایک اور چھوٹے سے قصبے کی طرف بڑھنا شروع کر دیا ہے اور وہاں پر بھی دن رات گولہ باری شروع کر دی ہے۔ اس قصبے کا نام زیپا ہے۔ سربوں نے رفتہ رفتہ اس کے گرد گھیرا تنگ کرنا شروع کر دیا ہے۔ سربوں کی گولہ باری کا نشانہ بوسنین شہری ہی نہیں بن رہے بلکہ اقوام متحدہ کی چوکیوں پر مقیم فوجی بھی گولہ باری کا شکار ہو رہے ہیں۔

ادھر سربرینیکا سے نکالے گئے پناہ گزینوں کی طزلہ میں آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ سربوں نے سربرینیکا سے تمام مسلمان آبادی کو بے دخل کر دیا ہے پناہ گزینوں کی اس بھاری تعداد میں آمد نے سخت مسائل پیدا کر دیے ہیں۔

بوسنیا کے وزیر خارجہ مسٹر شاکر بے نے اقوام متحدہ پر الزام لگایا ہے کہ وہ مسلمانوں کے علاقوں کا فوری تحفظ نہ کر کے سربوں کو مسلمانوں کے مزید علاقوں پر قبضے کے مواقع فراہم کر رہی ہے۔ انہوں نے فرانس کی تجویز کی حمایت کی اور اسے فوری طور پر روبہ عمل لانے کا مشورہ دیا۔

فرانس نے گذشتہ روز یہ تجویز دی تھی کہ سربوں پر دس روز کے اندر اندر ایک شدید حملہ کیا جائے تاکہ اس کی بڑھتی ہوئی جارحیت کو روکا جا سکے۔ فرانس نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر اس کی تجویز کو نہ مانا گیا تو وہ اقوام متحدہ کی امن فوج میں سے اپنے فوجی واپس بلانے پر غور کرے گا۔

درحقیقت بوسنیا کی خراب صورت حال میں سب سے نمایاں حصہ اقوام متحدہ کی نااہلی اور غفلت کا ہے۔ اقوام متحدہ کے کردار سے یہی اندازہ ہوتا ہے کہ عملاً وہ مسلمانوں کی کھلی دشمنی کا کردار ادا کر رہی ہے اور اس کے پیش نظر جارح سربوں کو ان کے ظلم و ستم سے روکنے کی بجائے مسلمانوں کے ہاتھ باندھے رکھنے کا کام ہے۔ اقوام متحدہ کی فوج بے بسی اور ذلت کا شاہکار بنی ہوئی ہے۔ اس کے فوجیوں کو گولی چلانے کی اجازت نہیں۔ کسی بھی حملے کے وقت یہ بے بسی سے منہ دیکھتے رہتے یا سرب فوجیوں کے ہاتھوں یرغمال بن جاتے ہیں۔

اسلامی کانفرنس نے بھی فرانس کی تجویز کی حمایت کی ہے اور یورپی ملکوں پر زور دیا کہ وہ جارح سربوں کے حملے روکنے کے لئے فوری کارروائی کریں۔

اسرائیل پی ایل او بات چیت

اسرائیل اور پی ایل او کے درمیان داخلی خود مختاری کے معاہدے میں توسیع کی توقع ہے۔ دونوں پارٹیوں میں تازہ بات چیت ساحلی شہر حیفا میں ہو رہی ہے۔ اسرائیلی وزارت خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ مغربی کنارے پر فوج کو دوبارہ تعینات کرنے کے مسئلے پر غور ہو رہا ہے۔ یہ معاملہ تین مراحل میں طے ہو گا۔ سمجھوتے تک پہنچنے کے لئے ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔ تاہم حتمی سمجھوتے پر ۲۵۔ جولائی کو دستخط ہو جائیں گے۔ اور اس معاہدے پر پھر واشنگٹن میں اگلے ماہ دستخط ہو جائیں گے۔

ڈیڑھ لاکھ افغانوں کی وطن واپسی

ایران نے گذشتہ چار ماہ کے عرصے میں ڈیڑھ لاکھ افغان باشندوں کو ان کے ملک واپس بھیج دیا ہے۔ یہ افراد افغانستان میں خانہ جنگی کے دوران اپنے ملک سے بھاگ کر ایران آ گئے تھے۔ ایران کی وزارت داخلہ کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر احمد حسینی نے بتایا کہ واپس جانے والوں میں سے ۸۰ فیصد افغان اپنی آزادانہ رائے کے تحت واپس گئے ہیں جبکہ باقی ۲۰% کو زبردستی بھجوانا پڑا کیونکہ ان سب کی ایران میں قیام کی مدت کا اجازت نامہ اپنی میعاد پوری کر چکا تھا۔

انہوں نے امید ظاہر کی کہ ایران موجود ۱۶ لاکھ افغان مجاہدین میں سے نصف تعداد ۲۰ مارچ ۱۹۹۶ء تک واپس چلی جائے گی۔ ایرانی حکومت ۱۹۹۲ء سے ہی اس کوشش میں ہے کہ ان کو ان کے وطن واپس بھیج دیا جائے ایرانی افسر نے کہا کہ افغان حکومت اس امر کی مخالفت کر رہی کہ ان مہاجرین کو ترکمانستان کے رستے بھیجا جائے اور پاکستانی حکومت ان کو اپنے وطن کی سرزمین سے گذار کر واپس جانے کی اجازت نہیں دے رہی۔ ان باتوں سے افغانوں کی واپسی میں تاخیر ہو رہی ہے۔

بقیہ صفحہ 5

کی بھیانک جنگ میں تنہا چھوڑ کر علیحدگی اختیار کر گئی میرے خیال میں اس وقت بھی وسیم قدرت کے اس کھیل پر صرف مسکرا ہی دیا ہو گا۔

دعا ہے کہ خدا تعالیٰ وسیم کو اپنے حضور اپنے قرب سے نوازے اور اس کے پانچ معصوم بچوں کا خود نگران اور والی رہے۔ آمین۔

بڑی سرکار کا کام

سردار بشیر احمد انجنیئر (وفات یافتہ) اپنی کتاب داستانِ حیات میں کہتے ہیں:۔

قادیان میں چند دن رہائش کے بعد میں رسول چلا گیا۔ صرف ایک بستر اور سوٹ کیس ساتھ تھا۔ رسول کالج میں ایک ہفتہ بعد موسمی تعطیلات ہو گئیں۔ مگر مجھے پرنسپل نے روک لیا۔ اور اپنے ساتھ کچھ کام کرواتا رہا۔ جس کے دوران ہم دونوں میں قریبی تعلق ہو گیا۔ میں نے اس سے دریافت کیا کہ تمہارے پاس کئی آدمیوں کے نام میری پوسٹ کے لئے آئے تھے۔ تو تم نے نہ میرا انٹرویو لیا نہ کوئی تعارف تھا۔ تو تم نے مجھے کیسے منتخب کر لیا۔ تو اس نے کہا کہ تمہارے کانفیڈنشل رجسٹر میں میں نے تمہارے متعلق ایڈ میریلٹی عدن کے چیف کی رپورٹیں پڑھیں تو میرا رجحان تمہاری طرف ہو گیا۔ پرنسپل مسٹر بیکر نے مزید کہا کہ تمہاری کانفیڈنشل رپورٹ میں سپرنٹنڈنٹ سول انجینئر مسٹر ایچ۔ ایم۔ ڈومبری کے اپنے ہاتھ سے لکھے ہوئے ریمارکس پڑھے تو ان سے مجھے شرح صدر ہو گئی اور فوراً تم کو بلا لیا۔ وہ ریمارکس کچھ اس طرح تھے۔

(ترجمہ) اس تنظیم میں یہ شخص بہت زیادہ مددگار ثابت ہوا ہے۔ اس شخص نے نہایت کامیابی کے ساتھ رائل نیوی وائرلیس سٹیشن کے تمام کام سرانجام دیے ہیں۔ ان کاموں کے لئے بڑی محنت کی ضرورت تھی۔ اس کے پاس سات عمارتیں تھیں جو بیک وقت بن رہی تھیں اور اس کے علاوہ سڑکوں کی تعمیر بھی ہو رہی تھی۔

اس کے ایک ہفتہ بعد میں قادیان آ گیا اور آتے ہی قادیان اور مضافات کے دفاع کے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ اور اس طرح مجھے مسلسل پانچ ماہ تک حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب کے ساتھ خدمت کا اچھا موقعہ ملا۔ حفاظت مرکز اور مضافات کی تفصیل جماعتی ریکارڈ میں محفوظ ہو گی۔ اس لئے میں اس بارے میں تذکرہ نہیں کروں گا۔ البتہ بہشتی مقبرہ کی حفاظت خاص کا کچھ حصہ لکھ دیتا ہوں۔ جس کا مجھ سے کچھ تعلق ہے۔

اس حفاظتی تعمیر کا کام میرے سپرد ایک حلف کے تحت دیا گیا کہ صیغہ راز میں رہے۔ میں نے لاہور سے اسی کام کے لئے خدام منگوائے اور ان سے بھی حلف لیا گیا۔ اس کے نقشہ کے متعلق حکم ہوا کہ اس کو سربمہر کر کے اس پر لکھ دو کہ اس کو صرف حضرت امام جماعت ہی کھولیں گے۔ اور اس کو خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں رکھ دو۔ جس کی تعمیل کی گئی سارے بہشتی مقبرہ میں گھٹنے تک پانی کھڑا تھا۔ ہم لوگ مٹی کا گملہ توڑ کر اس میں دال لیتے اور بغل میں روٹی دبا کر کھانا کھاتے۔ اس موقعہ پر ابا میرے پاس آئے اور ایک جماعتی اعلان کے مطابق مجھ سے درخواست لکھوا کر لے گئے کہ میری بیوی بچوں کو پاکستان بھیج دیا جائے تاکہ میں یکسوئی سے مصروف کار رہوں۔ ۷۔ ستمبر ۱۹۴۷ء کو میری اہلیہ مع بیٹی۔ سردار حمید احمد سردار رفیق احمد اور ملک نذیر احمد بس کے ذریعے برستی بارش اور کیچڑ میں لاہور چلے گئے۔ انہوں نے رات بٹالہ میں بسر کی۔ پھر لاہور سے چکوال چلے گئے۔ اور میں اکیلا قادیان میں خدمت پر متعین رہا۔

ریڈیو پاکستان سے روزانہ کہا جاتا کہ مسلمان سرکاری ملازمین فوراً اپنے محکمہ میں پہنچ جائیں۔ ورنہ ان کے خلاف ایکشن لیا جائے گا۔ میں نے درخواست برائے رخصت لکھی مگر وہ کہیں راستے میں ضائع ہو گئی۔ میں نے دل میں سوچا کہ سرکاری ڈیوٹی سے میری قادیان میں ڈیوٹی زیادہ اہم ہے۔ دین کو بہرحال دنیا پر مقدم رکھنا ہے۔ مجھے حکومت اگر ڈس مس بھی کر دے تو پرواہ نہیں۔ آگے چل کر آپ دیکھیں گے کہ مولا کریم نے کس طرح عجیب در عجیب کام دکھائے۔

آخر پانچ ماہ بعد (۲ ماہ تعطیلات کے بعد Over Stay ہو گیا) مجھے تحریری اجازت میری درخواست کے بغیر حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس امیر جماعت احمدیہ قادیان کی طرف سے ملی تو میں پاکستان آیا اور رسول کالج میں ۱۶۔ دسمبر ۱۹۴۷ء کو حاضری دی۔

فائنل امتحان کے پرچوں کی مارکنگ ہو رہی تھی۔ آٹھ ٹیچرز ایک ٹیبل پر بیٹھے پرچے دیکھ رہے تھے۔ مجھے بھی ان کے ساتھ بٹھا دیا گیا۔ پرنسپل مسٹر بیکر پاس کھڑا رجسٹر میں مارکس درج کر رہا تھا کہ امان علی اکاؤنٹنٹ آیا اور پرنسپل سے پوچھا کہ سردار بشیر احمد دو ماہ لیٹ آیا ہے اس کی غیر حاضری کا کیا کیا جائے۔ پرنسپل نے کہا کہ اس کا کیس چیف انجینئر کو بھیج دو۔ اور احکام طلب کرو۔ آٹھ روز بعد پھر اسی طرح میری اور سٹاف کی موجودگی میں امان علی آیا اور پرنسپل سے کہا کہ چیف انجینئر نے لکھا ہے کہ سردار بشیر احمد کی یہ غیر حاضری اس کا جوائننگ ٹائم شمار کیا جائے "یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے" پرنسپل نے چیف کی چٹھی لے کر دیکھی اور فرمایا

یعنی جیسے چیف انجینئر نے لکھا ہے ویسے ہی کرو۔ چنانچہ میری پانچ ماہ کی تنخواہ مل گئی۔ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) یہ محض الٰہی تصرف تھا کہ چیف انجینئر کے دفتر والوں کی آنکھ میں اللہ نے دھول ڈال دی۔ اس عرصہ میں میں نے بڑی سرکار کا کام کیا اور چھوٹی سرکار سے مجھے معاوضہ مل گیا۔ آپ نے دیکھا کہ اللہ کریم نے صرف مجھے دکھانے کے لئے دونوں بار میری موجودگی میں میرا کیس پرنسپل کے سامنے پیش ہوا تاکہ میں اس کے احسانات کا شکرگزار بندہ بنوں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

پتہ درکار ہے

○ محترمہ سیدہ فریدہ انور صاحبہ زوجہ مکرم سید انور احمد صاحب وصیت نمبر 17130 764/8 عزیز آباد کراچی نمبر 19 کا موجودہ ایڈریس دفتر کو درکار ہے لہٰذا اگر یہ خود پڑھیں یا کسی کو اس کے بارہ میں علم ہو تو فوری طور پر دفتر وصیت سے رابطہ کرے۔

○ مکرمی شیخ نعیم الرحمن صاحب ابن مکرم خلیل الرحمن صاحب وصیت نمبر 21029 نے 73ء میں کراچی سے وصیت کی تھی جو عدم رابطہ کا شکار ہے۔ اگر موصوف خود پڑھیں یا ان کے کسی عزیز کو ان کے بارے میں علم ہو تو ان کے ایڈریس سے دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

اعلان دارالقضاء

○ (محترمہ امۃ المتین صاحبہ بابت ترکہ مکرم بشارت احمد صاحب ناصر)

محترمہ امۃ المتین صاحبہ کوارٹر نمبر ۸ ۴ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے درخواست دی ہے۔ کہ ان کے خاوند مکرم بشارت احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ ان کی ذاتی امانت تحریک جدید میں مبلغ ۲۴۱۰/۶۵ روپے موجود ہیں لہٰذا یہ رقم مجھے ادا کر دی جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔

ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ (والدہ)

۲۔ محترمہ امۃ المتین صاحبہ (بیوہ)

۳۔ محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ (بیٹی)

۴۔ مکرم محمد شفیع صاحب (بیٹا)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء- ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم ملک منور احمد صاحب اعوان ابن مکرم صوبیدار (ریٹائرڈ) بدر عالم صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ مورخہ 95-7-15 کو بوقت 4 بجے صبح اچانک ہارٹ اٹیک کے نتیجے میں منڈی بہاؤالدین میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے میت ربوہ لائی گئی۔ اسی روز بعد عصر مکرم صوبیدار صلاح الدین صاحب نے بیت المہدی گولبازار میں جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم صوبیدار بدر عالم صاحب نے دعا کروائی۔ موصوف منڈی بہاؤالدین شوگر ملز میں سینئر پرو ائزر تھے

اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

بدھ 26- جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 حدیث
4-00 یوروفائل۔ اسلام میں الکحل پر پابندی کیوں ہے۔ (ترکی زبان میں)
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے سبق نمبر 10 حصہ اول
5-00 خبریں
5-30 احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹال کپڑے سینے کی کلاس- پیرہن- نمبر 3
6-00 کلام الٰہی کلاس۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 72
7-05 نظم
7-10 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی عید ملن- از پاکستان
7-40 قصیدہ
7-50 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

جمعرات 27- جولائی 1995ء

(پاکستانی وقت کے مطابق)

3-30 تلاوت
3-45 ملفوظات
4-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب
4-30 حضرت صاحب کے ساتھ زبانیں سیکھیے سبق نمبر 10 حصہ دوم
5-00 خبریں
5-30 اراؤنڈ دی گلوب- ڈاکومنٹری
6-00 کلام الٰہی کلاس۔ ترجمہ کلام الٰہی کلاس نمبر 73
7-00 نظم
7-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی سیرۃ حضرت حافظ روشن علی صاحب
7-30 چلڈرنز کا تربیت بازی از ربوہ حصہ سوم
8-05 لقاءمع العرب
8-50 کل کے پروگرام

تبدیلی سائیکل

○ مورخہ 15 جولائی کو ڈیڑھ بجے دوپہر اڈہ بس ربوہ کی دوکانوں کے پاس کھڑی سائیکل لے گئے ہیں اور اپنی سائیکل چھوڑ گئے ہیں۔

جس دوست کی سائیکل تبدیل ہوئی ہے براہ کرم وہ اپنی سائیکل خاکسار سے حاصل کریں۔

نصراللہ خان ناصر مربی سلسلہ احمدیہ۔ فون 212116 172- فیملی کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 18- جولائی- 1995ء
درجہ حرارت کم از کم 31 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 39 درجے سنٹی گریڈ

○ ایم کیو ایم اور حکومت کے درمیان مذاکرات کے تیسرے دور میں کراچی میں امن کے لئے سفارشات طے کر لی گئیں۔ چوتھا دور اب جمعرات کو اسلام آباد میں ہو گا۔ ایم کیو ایم نے بتایا ہے کہ حکومت نے ۹۔ نکات پر اتفاق کر لیا ہے۔ امید کی کرن نظر آنے لگی ہے۔ سمجھوتہ ہو گیا تو دہشت گرد ٹولے کراچی سے خود بخود غائب ہو جائیں گے۔ انتظامیہ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے غیر جانبدار ہو جائیں تو ایم کیو ایم ایک ہفتے میں امن قائم کر سکتی ہے۔ ایم کیو ایم کی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر اجمل دہلوی نے کہا کہ حکومت نے وعدوں کی خلاف ورزی کی تو ہم کسی معاہدے کے پابند نہیں ہوں گے۔ حکومت ظلم و ستم اور تشدد ختم کرانے کے لئے اقدامات کرے۔ وزیر قانون اور حکومتی مذاکراتی ٹیم کے سربراہ مسٹر این ڈی خان نے کہا ہے کہ ایم کیو ایم نے اپنی پریشانیوں سے ہمیں آگاہ کیا۔ ہم نے سخت موقف نہیں اپنایا۔ ہمارا صرف یہ کہنا ہے کہ کراچی میں امن کے بغیر مذاکرات میں پیش رفت ممکن نہیں۔ وقت آنے پر پوائنٹ ٹو پوائنٹ بات کریں گے۔ حکومت کی طرف سے کہا گیا ہے کہ ایم کیو ایم کی صفوں میں دہشت گرد ہیں انہیں نکالنا ہو گا۔ ایم کیو ایم نے جواب دیا کہ ہماری صفوں میں کوئی دہشت گرد نہیں۔ اس کے برعکس حکومتی اور ریاستی تشدد جاری ہے۔

○ وفاقی حکومت نے انسانی حقوق کی وزارت قائم کرنے کا فیصلہ کیا ہے سابق وفاقی وزیر قانون مسٹر اقبال حیدر کی صدارت میں ایک کمیٹی قائم کی گئی ہے جو اس وزارت کی ذمہ داریوں اور فرائض کا تعین کرے گی۔ یہ وزارت ایمنسٹی انٹرنیشنل اور یورپی پارلیمنٹ کی شکایات بھی نبٹائے گی۔

○ وفاقی کابینہ نے بتایا ہے کہ امریکہ پاکستان کو ۲۸۔ ایف سولہ طیاروں کی ادا شدہ رقم سود سمیت ادا کرے گا۔ کلنٹن انتظامیہ کی جانب سے پاکستان کے فوجی آلات واگذار کرنے اور پریسلر ترمیم کے خاتمہ کے لئے کانگرس سے رجوع کرنے کے فیصلہ کا وفاقی کابینہ نے خیر مقدم کیا ہے۔

○ وفاقی کابینہ نے آلو پر ۱۰ فیصد درآمدی ڈیوٹی واپس لے لی ہے۔ کابینہ نے ارجنٹائن کی قرار داد پر عدم اطمینان کا اظہار کیا اور کہا کہ مجوزہ قرار داد اقوام متحدہ کے چارٹر کے منافی ہے۔

○ سرکاری ذرائع نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کو مذاکرات میں شریک کرنے کی خبر شرانگیز ہے۔ حکومت اور الطاف گروپ کے مذاکرات پاکستان کا اندرونی معاملہ ہیں۔

○ پاکستان نے انٹرپول سے دوبارہ رابطہ کیا ہے اور کہا ہے کہ الطاف کیس کا جلد فیصلہ کیا جائے۔ وفاقی حکومت نے دفتر خارجہ کو بھی برطانوی حکومت سے رابطہ کر کے تشویش سے آگاہ کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔

○ مسٹر نواز شریف نے حکومت اور ایم کیو ایم الطاف گروپ کے مذاکرات کی کامیابی کی دعا کی ہے۔

○ گم ہو جانے کی صورت میں نیا پاسپورٹ بنوانے کے لئے فیس میں کئی گنا اضافہ کر دیا گیا۔ پہلی دفعہ پاسپورٹ گم ہونے پر ۱۶۰۰ اور ارجنٹ فیس ۴۰۰۰ روپے۔ دوسری دفعہ گم ہونے پر چار گنا فیس یعنی عام پاسپورٹ ۳۲۰۰ روپے اور ارجنٹ پاسپورٹ پر ۸ ہزار روپے دینا ہوں گے۔ تیسری مرتبہ پاسپورٹ گم ہونے پر کیس ایف آئی اے کے حوالے کر دیا جائے گا۔

○ پیپلز پارٹی کے ترجمان نے مسٹر اعجاز الحق کی طرف سے مارشل لاء کی خواہش کا ذکر کرتے ہوئے کہا ہے کہ انہوں نے ثابت کر دیا ہے کہ انہیں بھی اپنے والد جنرل ضیاء الحق کی طرح جمہوریت اور سیاستدانوں سے نفرت ہے۔

○ کراچی بھجوانے کے لئے فرنٹیئر کور کے تمام ریٹائرڈ ملازمین کو طلب کر لیا گیا ہے۔

○ الطاف حسین کا کہنا ہے کہ الگ صوبہ عوام کی متفقہ رائے ہے وزیر قانون مسٹر این ڈی خان کا کہنا ہے کہ ہم اس مطالبہ پر غور بھی کرنے کو تیار نہیں۔ الطاف حسین نے کہا کہ صرف کراچی کو الگ صوبہ بنانے والا احمقوں کی جنت میں رہ رہا ہے سندھ کو اس طرح تقسیم کیا جائے کہ مہاجروں کو اپنے حقوق کی ضمانت حاصل ہو جائے۔ بی بی سی نے یہ سارے بیانات دینے کے بعد تبصرہ کیا ہے کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین کے ذہن میں یہ بات صاف نہیں کہ وہ کیا چاہتے ہیں۔

○ کراچی میں مذاکرات کے ساتھ ساتھ تشدد بھی جاری ہے دہشت گردی کی تازہ وارداتوں میں ۱۳۔ افراد ہلاک ہو گئے۔ چار افراد کی لاشیں صرف وسطی کراچی کے خطرناک علاقہ گل بہار سے ملیں۔ دو۔ افراد کو قتل کر کے گارڈن کے علاقہ میں مسجد کے نزدیک لاشیں پھینک دی گئیں۔ گولیاں سر میں ماری گئیں۔ اورنگی ٹاؤن میں ۱۶ دن میں ۱۲۔ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ پاک کالونی میں لاشیں اٹھانے کے لئے آنے والی ایمبولینس پر فائرنگ کی گئی۔ لیاقت آباد ناظم آباد اور گلشن اقبال میں فائرنگ سے بھی کئی افراد زخمی ہو گئے۔ ناظم آباد میں بس سٹاپ پر ٹیکسی سواروں کی فائرنگ سے ۷۔ افراد زخمی ہو گئے۔ ہاتھ پاؤں اور آنکھ پر پٹی بندھی ہوئی لاش برآمد کر لی گئی۔ دو گروپوں میں مسلح تصادم میں ایک ہلاک اور ۳۔ زخمی ہو گئے۔

○ بلوچستان کی تاریخ میں سب سے بڑے چھاپہ میں ۵ کروڑ روپے کا سمگل شدہ سامان برآمد کر لیا گیا۔ پکڑے جانے والے سامان میں رنگین ٹیلی ویژن، فریج ائر کنڈیشنر کپڑا اور کراکری شامل ہے پشین سکاؤٹس، کسٹم اور انتظامیہ والے یہ سارا سامان ۲۸ ٹرکوں میں لاد کر لائے۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ مذاکرات کو کامیاب بنانے کے لئے ہمارے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں۔ ہمارے پاس صرف لاشیں اور انتقامی کارروائیوں کی فہرستیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو چاہئے کہ وہ قانون کے تحت مہاجروں کو ان کے جائز حقوق دینے کا اعلان کرے۔ انہوں نے کہا کہ ایک طرف مذاکرات ہو رہے ہیں دوسری طرف ہتھیار استعمال کئے جا رہے ہیں۔ ان باتوں نے مجھے بات چیت کے نتائج کے بارے میں پر شکوک بنا دیا ہے۔

○ نواز شریف وٹو کو وزیر اعلیٰ تسلیم کرنے پر رضامند ہو گئے ہیں؟ یہ بات بعض حلقوں نے بڑے یقین سے کہی ہے۔ اگر ایسا ہو گیا تو لندن میں دونوں مسلم لیگوں کے رہنماؤں کے درمیان ملاقاتوں میں اتحاد کے سلسلے میں لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ جس سے سیاست کا پورا نقشہ تبدیل ہو جانے کا امکان ہے۔ اتحاد کی راہ میں رکاوٹ ڈالنے والے مسلم لیگیوں کو اتحاد میں شامل نہیں کیا جائے گا۔

○ بجلی کی قیمت میں ۵۱ فیصد اضافہ ہوا' آٹا گھی اور تیل ۱۵ فیصد مہنگا ہو گیا۔ ملکی فیکٹریاں بند ہو رہی ہیں اور بھارت سے درآمدات بڑھائی جا رہی ہیں۔ واپڈا کا یہ دعویٰ غلط ہے کہ بجلی کے نرخوں میں صرف ساڑھے اکیس فیصد اضافہ ہوا ہے۔

○ ییلو کیب سکیم کی ۸ ہزار کاروں کی سستے داموں افسروں میں تقسیم شروع ہو گئی۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ بوسنیا کے مسلمانوں کا قتل عام رکوانے کے لئے اجتماعی کارروائی کی جائے۔ سربیا کے منصوبے کامیاب ہو گئے تو بین الاقوامی قانون کی جگہ جنگل کا قانون لے لے گا۔

خواتین کی
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ
لیکوریا
سیلکوریا
نواب حمید
پنڈی بائی پاس۔جی۔ٹی روڈ۔ گوجرانوالہ
فون : 0431-254634 فیکس 0431-219063

ہر گھر میں ہر وقت رکھنے کی دوا
گیس ٹربل۔ قبض۔ بدہضمی۔ کمی بھوک
ہاضموں رجسٹرڈ
خط لکھ کر بذریعہ ڈاک طلب کریں
نصرت دواخانہ ربوہ

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
فون : 487
انوار گولڈ سمتھ
اکرم مارکیٹ اقصیٰ روڈ
نزد الائیڈ بنک ربوہ
پروپرائیٹر: انوار احمد ولد ڈاکٹر عبد الغفور زاہد صاحب سرگودہا

مرض اٹھرا کا شافی علاج
حبوب مفید اٹھرا
۲۰ گرام ۲۵ روپے۔ ۴۰ گرام ۵۰ روپے۔ ۲۰۰ گرام ۲۵۰ روپے
اکسیر اولادِ نرینہ
۱۵۰ روپے
سٹاکسٹ حضرات کے لئے معقول کمیشن!
ناصر دواخانہ۔ گول بازار، ربوہ
فون نمبر۔ 04524-212434 فیکس: 534

دانت اچھے صحت اچھی
35
دانتوں کے کراؤن لگانے کیلئے تشریف لائیں
شریف ڈینٹل کلینک ربوہ
فون : 418
ٹیڑھے اور بدصورت دانت سیدھے اور خوبصورت کئے جاتے ہیں